

زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا ”تیری ماں“ اس آدمی نے تین مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا۔ چوتھی دفعہ اس نے پھر پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”تیرا باپ۔“ (بخاری کتاب الادب باب ۲، مسلمہ کتاب البر حدیث ۱، ۱۶/۱۰۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ان اللہ حرم علیکم عقوق الأمہات) ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کر دی ہے،“ (بخاری کتاب الادب باب ۶، مسلم کتاب الاقضية حدیث ۱۱)

حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ تو فرمایا ”تیری جنت اور جہنم وہی دونوں ہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب ۲، ۱۲۰۸) اس سے معلوم ہوا کہ جس نے والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا، وہ جنت کا مستحق ہوگا اور جو ان کا نافرمان ہوگا وہ جہنم کا مستحق ہوگا۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے: ﴿ووصینا الانسان بوالدیه احسانا، حملته امه کرها ووضعتہ کرها وحمله وفضاله ثلاثون شهرا حتی اذا بلغ اشده وبلغ اربعین سنة قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک الی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضاه واصلح لی فی ذریعتی انی تبت الیک وانی من المسلمین﴾ اولئک الذین نتقبل عنهم احسن ما عملوا ونتجاوز عن سيئاتهم فی اصحاب الجنة وعد الصدق الذی کانوا یوعدون ☆ ﴿(الاحقاف ۱۵، ۱۶) ”اور ہم نے انسان کو تاکید کی نصیحت فرمائی کہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنا۔ اس کی ماں نے تکلیف سہ کر اسے پیٹ میں اٹھایا اور مشقت سے اسے جنا، اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس ماہ لگے (اور اسکی پرورش کی) حتیٰ کہ جب وہ جوان ہوا پھر چالیس برس کو پہنچا تو وہ دعا کرتا ہے: اے میرے رب مجھے آپ کی نعمتوں کی شکر گزاری کی توفیق عطا کر جو آپ نے مجھ اور میرے والدین پر کیے ہیں اور مجھے آپ کی پسند کے نیک اعمال انجام دینے کی توفیق بخش اور میری خاطر میری اولاد کی اصلاح فرما بیشک میں نے تیری طرف رجوع کیا اور یقیناً میں فرمان برداروں میں سے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال کو ہم قبولیت عطا کرتے ہیں اور ان کی لغزشوں کو درگزر فرماتے ہیں، یہی جنتی ہوں گے یہ سچا وعدہ ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا تھا۔“

ذرا سوچئے کہ ہم پر والدین کا کتنا حق ہے۔ آیا ہم اپنے والدین کا حق ادا کرتے ہیں؟ یا سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود ان احکامات کو پس پشت ڈال کر اپنے والدین کی نافرمانی میں مصروف ہیں۔ سوچئے اور والدین کی فرمان برداری اور ان کی اطاعت کر کے دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کیجئے۔

## انسانی غذائیں

خادم الأ طباء راشد صدیقی

انسان کی پیدائش کا عمل مختصر تھا یا طویل؟ یہ بات تو رب العزت ہی جانتا ہے۔ مگر جہاں تک تاریخ نسل انسانی کا مطالعہ کیا، ہم نے دیکھا ہے کہ انسان پہلے پہل زیادہ صحت مند، زیادہ طاقت ور اور زیادہ عمر والا تھا۔ تجربات و مشاہدات سے معلوم ہونے والا ایک راز یہ ہے کہ اس وقت اس زمین کی فضا صاف ستھری تھی۔ ☆ اور اس کا راز یہ بھی تھا کہ وہ لوگ دوسرے عوامل کے ساتھ سادہ خوراک اور سبزیوں کا بکثرت استعمال کرتے تھے، موسم کے مطابق پھل وغیرہ میسر قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ ہمارا علاقہ بلتستان بھی ان قدرتی خزانوں سے مالا مال ہے، بات صرف استفادے کی ہے، یا استعمال کے طریقہ کار کی۔

التواضع کے باب طب و صحت میں طب اسلامی کے زرین اصولوں کو نمایاں کرنے کے ساتھ دیگر اطباء کے انمول طبی خزانوں سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ خاص کر بلتستان میں میسر پھلوں اور سبزیوں اور دیگر مفید جزی بوٹیوں کے خواص آسان زبان میں افادہ عام کیلئے نذر قارئین کیا جائے گا۔

ذیل میں کچھ اہم طبی کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے ایک ضروری مضمون بطور تمہید لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں جو غذائی اجناس سے صحت کے تعلق اور جسم انسانی پر و نامنز کے اثرات وغیرہ مفید نسخوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور انشاء اللہ یہ سلسلہ قسط وار شائع ہوتا رہے گا۔ آپ کو روزمرہ استعمال کے غذائی اجناس سبزیوں، پھلوں اور جزی بوٹیوں سے استفادے کے فوائد غذا و دواہر اعتبار سے مفید معلومات کے ساتھ نئے اور پرانے حکیموں کی حکمتوں پر بھی سیر حاصل بحث ہوگی۔ خاص کر ہمارے پیغمبر ﷺ جو بہت بڑے دانا اور حکیم بھی تھے، کی حکمت و فرامین و ارشادات بھی حتی المقدور گوش گزار کرنے کی کوشش کروں گا۔

خوراک سے جسم انسانی کی بناوٹ کا گہرا تعلق ہے۔ انسانی جسم جس طرح آب و ہوا اور ملک میں قائم امن و آسختی کی کیفیت اور معیشت کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، ہم پر خوراک بھی ایسے ہی اثر انداز ہوتی ہے۔ ہمارے بس میں نہیں کہ ہم اپنے وطن کی حالت سدھاریں اور آب و ہوا کو تبدیل کر دیں۔ بلکہ موجودہ ناموافق آب و ہوا اور سرزمین پر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ روزی، جانداد، کاروبار، تعلیم و تربیت، روزگار یا والدین کا ساتھ ہمیں وطن اور آب و ہوا میں رہنے پر مجبور کرتا ہے۔

☆ اس وقت بارود اور ایندھن کے بے تحاشا جلنے سے زمین کے حفاظتی کور (اوزون) میں بہت بڑا شگاف ہو گیا ہے۔

اور جنگلات کے مسلسل کٹاؤ سے کاربن ڈی آکسائیڈ کی مقدار میں بھی ہونے والے اضافے پر قابو پانا مشکل ہو رہا ہے۔